سوال

(44) بوسہ دینا (چومنا) ناقض وضو نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا خاوند گھر سے باہر جاتے وقت حتیٰ کہ نماز کے لیے مسجد جاتے وقت بھی ہمیشہ میرا بوسہ لے کر جاتا ہے۔ میں کبھی تو یہ سمجھتی ہوں کہ وہ ایسا شہوت سے کرتا ہے، اس کے وضو کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

(أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ) (رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

''تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو بوسہ دیا پھر وضو نہ کیا اور نماز (پڑھنے) کے لیے تشریف لے گئے۔''

اس حدیث میں عورت کو مس کرنے اور اس کا بوسہ لینے کی رخصت موجود ہے۔ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک بوسہ بہر حال ناقض وضو ہے، شہوت سے ہو یا شہوت کے بغیر۔ جبکہ بعض کے نزدیک شہوت کی حالت میں ناقض وضو ہے، بصورت دیگر نہیں۔ بعض کے نزدیک وہ کسی بھی حالت میں ناقض وضو نہیں ہے اور یہی قول راجح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کا بوسہ لے، اس کے ہاتھ کو مس کرے یا اس سے بغل گیر ہو، اس دوران نہ تو اسے انزال ہوا اور نہ وہ بے وضو ہوا، تو محض اس عمل سے دونوں میں سے کسی کا بھی وضو خراب نہ ہوگا۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ وضو اپنی حالت پر برقرار رہے گا تاوقتیکہ کوئی ایسی دلیل سامنے نہ آجائے جس سے معلوم ہو کہ واقعی وضو ٹوٹ گیا ہے، مگر کتاب وسنت میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ عورت کو مس کرنا ناقض وضو ہے۔ تو اس اعتبار سے عورت کا بوسہ لینا، اس سے بغل گیر ہونا یا اسے چھو لینا اگرچہ وہ بغیر کسی رکاوٹ اور شہوت کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، کسی بھی حالت میں ناقض وضو نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۔۔۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین ۔۔۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

محدث فتویٰ